4 نومبر 2015ء

اسلامی بینکاری کے فروغ کے لیے کوششیں جاری ہیں: اسٹیٹ بینک

بینک دولت پاکستان نے عوام کے ذہنوں سے شکوک اور ابہام رفع کرنے کے لیے پاکستان میں اسلامی بینکاری کے فروغ اور ترقی کے لیے اپنے عزم کا اعادہ کیا ہے۔ اسٹیٹ بینک اور وفاقی حکومت کی مسلسل کوششوں کے باعث بینکاری صنعت کے کل ڈپازٹس میں اسلامی بینکاری کا حصہ 30 جون 2015ء تک بڑھ کر 12.8 فیصد ہو گیا ہے اور گذشتہ 12 برسوں سے 50 فیصد سے زائد کی مجموعی اوسط شرح نمو سے بڑھتا جا رہا ہے۔ اس وقت 5 مکمل اسلامی بینک، ذیلی ادارہ برائے اسلامی بینکاری اور 17 بینکوں کی اسلامی بینکاری کے لیے مختص برانچیں ملک میں خدمات انجام دے رہی ہیں، اور پورے ملک میں ان برانچوں کی تعداد 1700 سے زائد ہے۔

اسٹیٹ بینک کے شریعہ بورڈ کی کڑی نگرانی میں پاکستان میں اسلامی بینکاری قرآن حکیم کے احکام اور نبی کریم ﷺ کی سنت کی بنیاد پر مضبوطی سے قائم ہے۔ اسٹیٹ بینک نے اپنے شریعہ بورڈ کے فیصلوں کے مطابق اسلامی بینکاری کی شریعت سے ہم آہنگی کو یقینی بنانے کے لیے ضوابطی اور نگرانی کا فریم ورک بھی تیار کیا ہے۔ اس کے علاوہ اسلامی بینکاری شعبے میں سیالیت (liquidity) کے انتظام کے لیے شریعت سے ہم آہنگ بازار زر کے سودوں (OMOs) کا بھی اہتمام کیا ہے جو اسلامی دنیا میں بالکل منفرد ہے۔ اسٹیٹ بینک شریعہ بورڈ نے ماضی میں حکومت پاکستان اجارہ صکوک کے ڈھانچے کی بھی منظوری دی اور مستقبل میں بھی اجرا سے قبل ایسے تمام ڈھانچوں کی منظوری اسٹیٹ بینک کا شریعہ بورڈ دے گا۔

دسمبر 2013ء میں حکومت پاکستان نے ملک میں اسلامی بینکاری کے فروغ کے لیے ایک اسٹیئرنگ کمیٹی تشکیل دی اور جناب سعید احمد کو اس کمیٹی کا چیئرمین مقرر کیا۔ بعد میں جناب سعید احمد کو اسلامی بینکاری کے فروغ کی کاوشوں کی قیادت کے لیے اسٹیٹ بینک کا ڈپٹی گورنر مقرر کیا گیا۔ اس طرح اسلامی مالیات کی ترقی کے لیے اسٹیئرنگ کمیٹی اور اسٹیٹ بینک کی کوششوں میں ہم آہنگی پیدا ہو گئی۔ ماضی میں ایسی کوئی نظیر نہیں کہ اسٹیٹ بینک میں ایک ڈپٹی گونر کو اسلامی بینکاری کا بھرپور مینڈیٹ دے کر مقرر کیا گیا ہو۔ بعد ازاں، اسلامی بینکاری کے حوالے سے بہتر رابطہ کاری کی خاطر انہیں دیگر شعبے بھی سونپے گئے۔

اسٹیئرنگ کمیٹی نے اپنا پہلا سال مکمل ہونے پر اپنی پیش رفت کی عبوری رپورٹ سفارشات کے ساتھ وفاقی حکومت کو پیش کر دی ہے۔ وزیر خزانہ محمد اسحاق ڈار نے اسٹیئرنگ کمیٹی کا دورانیہ مزید ایک سال بڑھا دیا تھا جو دسمبر 2015ء میں پورا ہو جائے گا، اور کمیٹی اپنی حتمی رپورٹ جنوری 2016ء تک وفاقی حکومت کو پیش کر دے گی۔

اسٹیئرنگ کمیٹی نے اسلامی بینکاری کے فروغ کے لیے کئی اہم اقدامات کیے ہیں جن میں ایس ای سی پی میں ایک الگ شعبہ اسلامی مالیات کا قیام شامل ہے تاکہ اسلامی کیپٹل مارکیٹ کو فروغ دیا جا سکے۔

اسٹیٹ بینک کی ان کوششوں کے نتیجے میں 2020ء تک اسلامی بینکاری کا حصہ بڑھ کر 20 فیصد ہو جانے کی توقع ہے اور اس کے بعد اسلامی بینکاری تیز رفتار نمو حاصل کر لے گی۔ اسٹیٹ بینک اسلامی بینکاری کو مزید مہمیز دینے کے لیے متعلقہ بینکاری قوانین میں ترامیم کے مسودے کو حتمی صورت دے رہا ہے۔ اس شعبے میں معیاری تحقیق اور ترقی کو فروغ دینے کی غرض سے اور اسلامی بینکاری صنعت کے راستے میں حائل رکاوٹوں مثلاً کم استعداد اور صلاحیت، کو دور کرنے کے لیے معروف تعلیمی اداروں میں تین سینٹرز آف ایکسی لینس برائے اسلامی مالیات قائم کیے جا رہے ہیں۔ یہ ادارے کراچی کا انسٹی ٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن (آئی بی اے)، لاہور کی لاہور یونیورسٹی آف مینجمنٹ سائنسز (لمز) اور پشاور کا انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ سائنسز (آئی ایم ایس) ہیں۔ اسلامی بینکاری کے بارے میں شعور اجاگر کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے بہت سے دوسرے اقدامات بھی کیے ہیں، مثال کے طور پر میڈیا میں دو مہمات چلائی گئیں، فوکس گروپ کے اجلاس اور سیمینار ہوئے اور پاکستان کے مختلف شہروں میں ایوان ہائے صنعت و تجارت اور جامعات میں تقاریب کی گئیں۔

اسلامی بینکاری صنعت کو درکار ضروری مالی انفراسٹرکچر اور استعداد کاری کو ترقی دینے کے لیے اسٹیٹ بینک معروف بین الاقوامی اداروں مثلاً اسلامک فنانشیل سروسز بورڈ (ملائشیا)، اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ (اسلامی ترقیاتی بینک، جدہ کا ایک ذیلی ادارہ)، انٹرنیشنل اسلامک فنانشیل مارکیٹ (بحرین)، اکاؤنٹنگ اینڈ آڈیٹنگ آرگنائزیشن فار اسلامک انسٹی ٹیوشنز (بحرین)، آئی این سی ای آئی ایف، ملائشیا نیز اسلامی ممالک کے ان مرکزی بینکوں سے اشتراک کر رہا ہے جو اسلامی بینکاری کو ترقی دے رہے ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے آئی ایف ایس بی، آئی آئی ایف ایم اور اے اے او آئی ایف آئی جیسے اداروں سے مل کر اسلامی مالی صنعت کے لیے بین الاقوامی معیارات کی ترقی میں سرگرمی سے حصہ لیا ہے۔

ایکویٹی فنانسنگ، اسلامی مالیات کو اس کی حقیقی روح کے مطابق فروغ دینے کے لیے راستہ فراہم کرتی ہے۔ شراکتی طریقوں / ایکویٹی فنانسنگ پر اس لیے زور دیا جا رہا ہے کہ صنعت کو مضبوط بنیادوں پر استوار کرنے کے ساتھ اسلامی بینکاری اداروں کو اقتصادی ترقی اور مالی شمولیت میں کردار ادا کرنے کے قابل بنایا جا سکے۔ پاکستان کے تناظر میں اسلامی بینکاری کی افادیت بہت زیادہ ہے کیونکہ ابھی تک آبادی کا ایک بڑا حصہ مالی طور پر پسماندہ ہے۔ اس ضمن میں حکومت سال کے آغاز میں مالی شمولیت کی قومی حکمت عملی متعارف کرا چکی ہے۔ اس میں زراعت، چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری ادارے اور مائیکروفنانس کے علاوہ اسلامی بینکاری ایک اہم شعبے کے طور پر شامل کی گئی ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ زراعت، ایس ایم ای اور مائیکروفنانس کو فروغ دینا اسلامی بینکاری سے ہم آہنگ ہے۔

اسٹیٹ بینک قرآن حکیم کے احکامات اور نبی کریم ﷺ کی احادیث سے مکمل طور پر آگاہ ہے اور اسلامی بینکاری اداروں کی تمام مصنوعات کے لیے لازم ہے کہ ان کی منظوری اسلامی بینکاری ادارے کا شریعہ بورڈ دے۔ ایسے شریعہ بورڈ کے لیے اسٹیٹ بینک کے فٹ اینڈ پراپر ٹیسٹ کی منظوری درکار ہوتی ہے۔ تمام اسلامی بینکاری اداروں میں شریعہ گورننس فریم ورک نافذ کر دیا گیا ہے۔ پاکستان پہلا ملک ہے جو 2008ء سے اسلامی بینکاری اداروں کی شریعت سے ہم آہنگی کی انسپکشن بھی کر رہا ہے۔ یہ اسلامی بینکاری کے حامل ممالک میں نگرانی فریم ورک کی ایک منفرد خصوصیت بھی ہے۔ یہ تمام اقدامات اسلامی بینکاری لین دین میں شریعت سے ہم آہنگ اصولوں پر مکمل عملدر آمد یقینی بنانے کے لیے کیے جا رہے ہیں۔

پاکستان میں اسلامی بینکاری کو دنیا بھر میں تسلیم کیا جا رہا ہے جس کا ثبوت بہت سے اسلامی فنانس ایوارڈز ہیں جو ملک میں اسلامی بینکاری کے مختلف اداروں کو دیے جا چکے ہیں بشمول بحرین کے حالیہ گلوبل اسلامک فنانس ایوارڈز (GIFA) جو وزیر خزانہ جناب اسحاق ڈار کو ملک میں اسلامی بینکاری و مالیات کے فروغ کے لیے وزارت خزانہ کے مشاورتی کردار کے اعتراف میں خصوصی طور پر دیا گیا۔ مزید یہ کہ تین پاکستانی بینکوں کو اس سال یہ ایوارڈ ملا۔

۵۵۵